دینی علمی فکری ثقافتی

ماهنامه

1

الایمان

رمضان المبارک1434ھ مطابق جولائی 2013

كُلُّ عَامٍ وَأَنتُمْ بِخَيْرٍ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس شمارے میں

*قرآن کی نظر میں رمضان المبارک کا پیغام

*روزہ کی تاریخ

* روزہ ،احادیث کی روشنی میں

*ام المؤمنین حضرت سیدہ خدیجہ الکبری (سلام اللہ علیہا) کا یوم وصال

*روزہ کے احکام

*روزہ کے سائنسی انکشافات

وحدت اسلامی کا علمبردار دینی، علمی، فکری اور ثقافتی مجلّہ الایمان

مدیر: مولانا کاظم رضا

ناشر: ادارہ الایمان

رابطہ: ضلع اٹک، تحصیل جنڈ، جھمٹ۔

03465096288

Razakazim13@yahoo.com

قرآن کی نظر میں رمضان المبارک کا پیغام

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

ترجمہ: اے ایمان والو! روزہ تم پر فرض کیا گیا ہے جس طرح سے ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں شاید کہ تم متقی بنو۔ (البقرۃ: ۱۸۳)

رمضان المبارک ذات پروردیگار کی جانب سے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ سارا سال کاہلی اور سستی کرنے والا مسلمان صبح صادق سے غروب آفتاب تک بھوکا پیاسا رہ کر کوشش کرتا ہے کہ برے کاموں سے بچا رہے۔ در حقیقت روزہ اسی کا ہے جو کھانے، پینے، شہوت، غیبت، بدزبانی، بداندیشی اور بد عملی سے مکمل اجتناب کرے روزہ صرف بھوکا پیاسا رہنے کا نام نہیں بلکہ تمام منکرات سے بچنے کا نام ہے۔

جس طرح فوج کو جفاکش بنانے کیلئے ہر سال ایک دوماہ کیلئے جنگلوں اور پہاڑوں میں رکھا جاتا ہے جہاں سپاہی ہر روز میلوں پیدل چلتے اور پہروں بھوکے پیاسے رہتے ہیں اور اِسے کیمپ لائف کہا جاتا ہے اسی طرح ماہ رمضان المبارک امت مسلمہ کیلئے کیمپ لائف ہے خود ہی غور فرمایئے کہ جو لوگ اپنی محبوب ترین چیزوں کو اس کی فطری محبت کے باوجود چھوڑ کر رب کریم کا قرب اور خوشنودی حاصل کرنے کیلئے ہر روز کم از کم بارہ گھنٹے بھوکے اور پیاسے رہتے ہیں واجبات کے علاوہ مستحبات کی بھی پابندی کرتے ہیں، سحری کے بعد دیر تک تلاوتِ قرآن مجید میں مشغول رہتے ہیں۔ تمام گناہوں سے بچتے ہیں، پورا مہینہ اللہ تعالیٰ کے تصور میں ڈوبے رہتے ہیں غرباء، مساکین، ایتام اور ضرورت مندوں سے ہمدردی کرتے ہیں اپنی کمائی کا خاصہ حصہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو تقدس اور توازن کی مطلوبہ منزل کو پہنچ سکتے ہیں۔

روزے کا بنیادی مقصد تعمیر سیرت ہے اس روزے سے نہ صرف تزکیہ نفس ہوتا ہے بلکہ اس کی بدولت انسان مادی خواہشات، لالچ اور طمع جیسی برائیوں سے نجات حاصل کرتا ہے اور روزے سے روحانی تربیت ہوتی ہے اس سے ذہنی اور جسمانی نظم وضبط پیدا ہوتا ہے انسانیت سے محبت کا شعور اجاگر ہوتا ہے رمضان میں عبادت کے ذریعے انسان انفرادی تربیت کے ساتھ ساتھ اجتماعی تربیت بھی حاصل کرتا ہے جس کے نتیجے میں مساوات پر مبنی ایک فلاحی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

رمضان المبارک حقوق اللہ کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بالخصوص محروم طبقات کی جانب متوجہ ہونے کا اہم ذریعہ بنتا ہے کیونکہ انسان خود بھوکا پیاسا رہ کر دوسروں کی فاقہ کشی کا بخوبی احساس کر سکتا ہے۔

اس ماہ مبارک میں قرآن پاک نازل ہوا اس لیے رمضان و قرآن کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے اس ماہ مقدس میں کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کر کے اپنے دل کی اجڑی بستی کو آباد کیا جائے تاکہ وہ دل کے زنگ کو دھونے کا ذریعہ بن سکے اور اللہ تعالی کا بھی ارشاد گرامی ہے :

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ* لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ (فاطر: (۲۹۔۳۰)

ترجمہ: وہ جو لوگ اللہ تعالی کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے خفیہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امید وار ہیں جس میں کوئی خسارہ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالی ان کو پورا پورا اجر عطا فرمائے گا اپنے فضل سے ان کے اجر میں اضافہ بھی فرمائے گا بے شک وہ بڑا بخشنے والا اور قدرت والا ہے۔

قرآن پاک کی تلاوت سے انسان کے خیالات، احساسات اور فکر پاک ہوتی ہے جب اس کے اندر پاکیزگی آجاتی ہے تو ظاہر بھی صاف ہوتا چلا جاتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ قرآن مجید کو کثرت کے ساتھ اور سمجھ کر پڑھا جائے جس سے اخلاق حسنہ پیدا ہوتے ہیں اور تعلق باللہ بڑھتا ہے۔

روزہ مسلمانوں کو نظم و ضبط، صبر و استقامت، ایثار و قربانی، اتحاد و یگانگت، باہمی اخوت، محبت، مساوات، ضرورتمندوں سے حسن سلوک، انفاق، مؤثر پلاننگ اور اپنے دشمن کو پہچاننے کا اور اس سے فی سبیل اللہ نبرد آزما ہونے کا بھی درس دیتا ہے۔

رمضان المبارک تقوی و صبر کا مہینہ ہے جو کہ امت مسلمہ کے لیے طاقت اور جذبہ ایمانی کے عملی مظاہرے کا مہینہ ہے اسی ماہ میں غزوہ بدر کا عظیم معرکہ پیش آیا تھا جس میں مسلمانوں نے کئی گنا طاقت ور دشمن کو شکست دی یہ ماہ رحمت مسلمانوں کو دنیا کے فرعون کے خلاف مقابلہ اور طاغوت کے خلاف کھڑا ہو جانے کا پیغام دیتا ہے۔

الغرض روزہ صرف کھانے پینے سے پرہیز کا نام نہیں بلکہ پوری زندگی کو کتاب و سنت کے سانچے میں ڈھالنے کی عملی تربیت کا نام ہے تاکہ دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی حاصل ہو سکے اور یہی رمضان المبارک کا پیغام ہے۔

روزہ کی تاریخ

تاریخی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں، عیسائیوں اور دیگر مذاہب کے درمیان روزہ رائج تھا، یہ لوگ غم و اندوہ کے وقت، توبہ و مغفرت کیلئے اور خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے روزہ رکھتے تھے تاکہ اس عمل سے خدا کے حضور میں اپنی عاجزی کا اظہار کریں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کریں۔ کتاب انجیل میں ہے کہ حضرت عیسیٰ ع نے چالیس دن (دن اور رات) تک روزہ رکھا تھا (تفسیر نمونہ، ج۱، ص۶۳۳) قرآن مجید میں واضح لفظوں میں ذکر ہوا ہے کہ یہ الٰہی فریضہ گذشتہ امتوں پر بھی واجب تھا۔ (بقرہ/۱۸۳)

ماہ مبارک رمضان کو "رمضان" کے نام سے کیوں یاد کیا جاتا ہے؟

اس کے بارے میں چند اقوال ذکر کئے گئے ہیں جو مندرجہ زیل ہیں۔

۱۔ رمضان "رمض" سے نکلا ہے جس کے معنی "دھوپ کی شدت سے پتھر، ریت وغیرہ کے گرم ہونے" کے ہیں۔ اسی لئے جلتی ہوئی زمین کو "رمضا" کہا جاتا ہے اور جب پہلی دفعہ روزے واجب ہوئے تو ماہ مبارک رمضان سخت گرمیوں کے ایام میں پڑا تھا۔ جب روزوں کی وجہ سے گرمیوں کا احساس بڑھا تو اس مہینے کا نام رمضان پڑ گیا۔ یا یہ کہ یہ مہینہ گناہوں کو اس طرح جلاتا ہے جس طرح سورج کی تمازت زمین کی رطوبتوں کو جلا دیتی ہے۔ چنانچہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: رمضان کو رمضان اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔

۲۔ رمضان "رمضی" سے نکلا ہے جس کے معنی" ایسا ابر و باراں ہے جو موسم گرما کے آخر میں آئے اور گرمی کی تیزی کو دور کر دے"۔ رمضان کا مہینہ بھی گناہوں کے جوش کو کم کرتا ہے اور برائیوں کو دھو ڈالتا ہے۔

۳۔ رمضان اللہ تعالی کے مبارک ناموں میں سے ایک نام ہے۔ چونکہ اس مہینے کو خداوند عالم کے ساتھ ایک خصوصی نسبت حاصل ہے لہٰذا خدا کے ساتھ منسوب ہونے کی وجہ سے رمضان کہلاتا ہے۔ جیسا کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ منسوب ہے :

"یہ نہ کہا کرو کہ یہ رمضان ہے اور رمضان گیا اور رمضان آیا۔ اس لئے کہ رمضان اللہ تعالی کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور خداوند عالم کہیں آتا جاتا نہیں ہے لہٰذا کہا کرو ماہ رمضان" (وقائع الایام، ص۷)

روزہ احادیث کی روشنی میں

روزہ بدن کی زکواۃ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کے لئے زکواۃ ہے اور بدن کی زکاۃ روزہ ہے. (الکافی، ج4، ص6،)

روزہ آتش دوزخ کی ڈھال

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ جہنم کی آگ کے مقابلے میں ڈھال کی حیثیت رکھتا ہے. "یعنی روزہ رکھنے کیوجہ سے انسان آتش جہنم سے محفوظ ہو جاتا ہے." (الکافی، ج4 ص162)

روزہ کی اہمیت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گرمی میں روزہ رکھنا جہاد ہے .(بحار الانوار، ج96، ص 257)

روزے کی جزا

رسول خدا نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے: روزہ میرے لئے ہے (اور میرا ہے) اور اس کی جزا میں ہی دیتا ہوں. (وسائل الشیعۃ ج7 ص294، ح15، 16 ; 27، 30)

جنت کا کھانا اور پانی نوش کرنے والے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو روزہ اس کی مطلوبہ غذاؤں سے منع کرکے رکھے خدا کی ذمہ داری ہے کہ اس کو جنت کی غذائیں کھلائے اور انہیں جنتی شراب پلائے .(بحار الانوار ج93 ص331)

جنت میں روزہ داروں کا دروازہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام ریحان ہے اور اس دروازے سے صرف روزہ دار ہی داخل ہونگے. (وسائل الشیعۃ، ج7 ص295، ح31. معانی الاخبار ص116)

مؤمنوں کی بہار

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سردیوں کا موسم مؤمن کی بہار ہے جس کی طویل راتوں سے وہ عبادت کے لئے استفادہ کرتا ہے اور اس کے چھوٹے دنوں میں روزے رکھتا ہے. (وسائل الشیعۃ، ج7 ص302، ح3)

ام المؤمنین حضرت سیدہ خدیجہ الکبری (سلام اللہ علیہا) کا یوم وصال

نام: خدیجہ علیہا السلام

القاب: مبارکہ، طاہرہ، کبری، غرا.

کنیت: ام المومنین، ام الزہراء

والدین: والد خویلد بن اسد اور والدہ فاطمہ بنت زائدہ.

ولادت: بعثت سے 55 سال پہلے مکہ معظّمہ میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

تاریخ عالم کا رخ بدلنے میں جن خواتین نے اہم کردار سرانجام دیا ہے ان میں سرفہرست اور سنہری حروف سے لکھا گیا مقدس اسم گرامی ام الزہراء (س)، حضرت خدیجۃالکبریٰ(س) کا ہے۔ام المومنین، حضرت خدیجۃالکبریٰ(س) عرب کی معزز ترین اور دولت مند خاتون ہونے کے ساتھ ساتھ علم و فضل اور ایمان و ایقان میں بھی نمایاں مقام رکھتی ہیں۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ آپ کی رفاقت اور غمگساری کو آخری سانس تک نہ بھول پائے اور فرمایا کہ خدیجہ جیسی رفیقہ مجھے کوئی اور نہ ملی۔

افتخار عرب کے ہمالیہ کی دو بلند ترین چوٹیاں تھیں، ایک سید البطحا حضرت ابو طالب علیہ اسلام اور دوسری ملیکۃالعرب حضرت خدیجۃالکبریٰ(س)۔ عزت و احترام کے علاوہ حضرت خدیجہ الکبری(س) دولت وثروت میں بھی اپنا نظیر نہ رکھتی تھیں۔ذرائع آمد و رفت اور وسائل نقل و حمل کے حد درجہ محدوداور غیر ترقی یافتہ ہونے کے باوجود نہ صرف عربی حدود بلکہ عرب سے باہر دیگر ممالک تک آپ کا سلسلۂ تجارت وسیع تھا۔ دنیا قومیت میں محدود تھی اور آپ کی تجارت بین الاقوامی تھی۔

حضرت خدیجہ الکبری(س) تاریخ اسلام میں نمایاں اور مرکزی مقام رکھتی ہیں۔ شرفِ زوجیت رسول اعظم سے پہلے بھی آپ تاریخ ساز شخصیت تھیں اور پورے عرب میں آپ کا کوئی مثل نہ تھا۔ عرب، جہاں عورت کو پیدا ہوتے زندہ درگور کر دیا جاتا تھا وہاں ایسی عورت کا وجود جس نے تجارت میں مردوں کو گرد کارواں بنا دیا اور گھر میں بیٹھ کر تجارت کرنا اور اتنے بڑے تجارتی نظام کو ترقی دینا اور عورت ہو کر مختلف دیار و امصار میں پھیلی ہوئی دولت و تجارت کی دیکھ

بھال کرنا اور پھر عورت کی تضحیک کرنے والے معاشرے کے رؤساء و تاجران، امراء و سربراہان اور بادشاہان کے پیامہائے عقد کو انتہائی حقارت سے ٹھکرا دینا اور عرب کے پندار امارت و ریاست کو چور چور کر دینا آپ کے تاریخ ساز اقدامات ہیں۔

دور جاہلیت میں بھی آپ مکارم اخلاق، صفات حمیدہ اور اعلیٰ انسانی اقدار کی مالک تھیں اور ان ایام میں بھی آپ کو طاہرہ اور سیدۂ قریش کہا جاتا تھا۔ آپ کی فکر و نظر طاہر، عقل و شعور طاہر، تہذیب و تمدن طاہر، خیالات و تصورات طاہر اور آپ ابتدا سے انتہا تک طاہرہ تھیں اور ہر اعتبار سے سیدۂ قریش تھیں۔

سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایسی ہی رفیقۂ حیات شایان شان تھیں جو خود ہر اعتبار سے طاہرہ ہوں۔ مزاج کی یک رنگی، خیالات کی یکجہتی ، فکر و نظر اور قول و فعل کی ہم آہنگی سیدہ طاہرہ اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثال ازدواجی زندگی کا سنہرا باب ہے۔

وفات : بعثت کے دس سال بعد ماہ مبارک رمضان کی دس تاریخ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہایت فداکار و جان نثار اور مہربان زوجہ طاہرہ اور بانوئے اسلام ام المؤمنین خدیجہ سلام اللہ علیہا کی وفات ہوئی لیکن حقیقت میں شعب ابی طالب میں جو مشکلات آپ نے جھیلیں انکے اثر سے آپ کی وفات ہوئی لہٰذا اس طرح آپ درجہ شہادت پر فائز ہوئیں. آپ کی کل عمر 65 سال بنتی ہے۔

مرقد شریف: مکہ معظّمہ میں کوہ حجون کے دامن میں قبرستان معلیٰ کہ جسکا دوسرا نام قبرستان ابوطالب ہے۔

نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے حضرت خدیجہ (س) کو سپرد خاک کیا. حضرت خدیجہ (س) حضرت ابوطالب (ع) کی وفات کے کچھ ہی دن بعد انتقال کر گئیں چنانچہ اسلام کے ان دو محافظین کی وفات کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت محزون ہوئے اور اس سال کو عام الحزن (یعنی حزن و غم کا سال) کا نام دیا. بے شک حضرت ابوطالب (ع) دین اسلام اور نبی اسلام (ص) کے لئے عظیم سہارا تھے اور حضرت خدیجہ (س) اسلام کے لئے اپنی پوری ہستی لٹانے کی بدولت اسلام کی بے مثال خاتون اور حضرت رسول (ص) کی عظیم زوجہ تھیں کہ جنہوں نے اپنا سب کچھ دین اسلام کی سربلندی، بقا اور ترویج کیلئے خرچ کر دی چنانچہ حق یہی تھا کہ ان دو بزرگوں کی وفات کے سال کو عام الحزن کا نام دیا جاتا.

روزہ کے اکام

روزے کی نیت

• روزے کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟

تمام مراجع کرام کا کہنا ہے کہ روزے کی نیت کا مطلب یہ ہے کہ انسان حکم خداوندی بجالانے کی غرض سے اذان صبح سے لے کر مغرب کی اذان تک ان افعال کو انجام نہ دینے کا ارادہ کرے جو روزے کو باطل کرتے ہیں اور ضروری نہیں ہے کہ نیت کو زبان پر جاری کرے۔

• اگر کسی کا روزہ رکھنے کا ارادہ تھا، لیکن سحر کے وقت بیدار نہ ہو سکا کہ نیت کر سکے، طلوع آفتاب کے قریب آنکھ کھلی، ایسی صورت میں کیا میرا روزہ صحیح ہے؟

تمام مراجع کرام: اگر روزہ کو باطل کرنے والی چیزیں انجام نہ دی ہوں تو روزہ صحیح ہے۔

کمسن بچیوں کا روزہ

وہ لڑکی جو بالغ ہو چکی ہے لیکن بدن کی کمزوری کی وجہ سے وہ روزہ نہیں رکھ سکتی اور انکی قضا بھی آئندہ دو برس تک نہیں انجام دے سکتی تو اسکی ذمہ داری کیا ہے؟

مراجع کرام: اگر روزہ رکھنا اس کے لئے مضر ہو یا یہ کہ اس کا برداشت کرنا اسکے لئے بہت زیادہ زحمت و مشقت کا سبب ہو تو روزہ اس پر واجب نہیں ہے۔ لیکن ان روزوں کا صرف بعض مشکلات کی بنا پر ترک کرنا جائز نہیں ہے اور جب بھی ممکن ہو اسے ان روزوں کی قضا بجالانی چاہئے۔

عطر اور شیمپو کا استعمال

• کیا شیمپو، وٹامن کریم، لپ اسٹک کا استعمال ماہ رمضان میں جائز ہے؟

تمام مراجع کرام: ان میں سے کسی کا استعمال روزہ کو باطل نہیں کرتا، ہاں لپ اسٹک اگر منہ میں چلی جائے اور حلق سے نیچے اتر جائے تو روزہ باطل ہے۔

- ماہ رمضان میں روزہ دار کے لئے عطر کے استعمال کا کیا حکم ہے؟

تمام مراجع: روزہ دار کے لئے عطر کا استعمال مستحب ہے لیکن خوشبودار گھاس کا سونگھنا مکروہ ہے۔

روزہ دار کا قے کرنا

- اگر روزہ دار جی متلانے کی وجہ سے قے کردے تو اسکے روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: تمام مراجع کرام: اگر بے اختیاری صورت میں ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر عمداً ایسا کرے تو اسکا روزہ باطل ہو جاتا ہے.

عورت کا روزہ

- ایسی حاملہ عورت کا روزہ رکھنا جسے نہیں معلوم کہ روزہ اسکے جنین کے لئے مضر ہے، کیا حکم رکھتا ہے؟

تمام مراجع کرام: اگر روزہ کی وجہ سے جنین پر ضرر کا خوف ہو تو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔

- ایسی حاملہ عورت کہ جو حمل اور دودھ پلانے کی وجہ سے ماہ رمضان کے روزے اور انکی قضا آئندہ برس تک نہ ادا کر سکی ہو، کیا اس پر قضا روزے ساقط ہو جاتے ہیں اور کیا اسکا بھی حکم مریض والا حکم ہوگا؟

تمام مراجع کرام: نہیں! جب بھی اس میں طاقت پیدا ہو جائے گی اسے روزوں کی قضا کرنی پڑیگی اور اسکا حکم مریض کا حکم نہیں ہوگا

- اگر حائضہ ماہ رمضان میں، اذان صبح سے قبل حیض سے پاک ہو جائے تو اسکی ذمہ داری کیا ہے؟

تمام مراجع کرام: اگر اس کے پاس غسل کرنے کا وقت ہو تو غسل کرے اور اگر وقت کم ہو تو تیمّم کرے اور ایسی صورت میں اسکا روزہ صحیح ہوگا۔ اگر عمداً غسل یا تیمّم نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے اور اسے کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

- اگر ایک روزہ دار عورت دن میں خون حیض دیکھے تو اب ایسی صورت میں اس کے روزہ کا کیا حکم ہے؟

تمام مراجع کرام: اسکا روزہ باطل ہو جاتا ہے اور اسے ماہ رمضان کے بعد قضا کرنی ہوگی۔

روزہ کے سائنسی انکشافات

اسلام نے روزہ کو مومن کے لئے شفاء قرار دیا اور جب دنیا کے سائنسدانوں نے اس پر تحقیق کی تو اقرار کیا کہ اسلام ایک کامل مذہب ہے۔

آکسفورڈ یونیورسٹی کے مشہور پروفیسر مور پالڈ اپنا قصہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ "میں نے اسلامی علوم کا مطالعہ کیا اور جب روزے کے باب پر پہنچا تو میں چونک پڑا کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو اتنا عظیم فارمولہ دیا ہے اگر اسلام اپنے ماننے والوں کو اور کچھ نہ دیتا صرف روزے کا فارمولہ ہی دے دیتا تو پھر بھی اس سے بڑھ کر ان کے پاس اور کوئی نعمت نہ ہوتی میں نے سوچا کہ اس کو آزمانا چاہیے پھر میں نے روزے مسلمانوں کے طرز پر رکھنا شروع کئے میں عرصہ دراز سے ورم معدہ (Stomach Inflammation) میں مبتلا تھا کچھ دنوں بعد ہی میں نے محسوس کیا کہ اس میں کمی واقعی ہو گئی ہے میں نے روزوں کی مشق جاری رکھی کچھ عرصہ بعد ہی میں نے اپنے جسم کو نارمل پایا حتیٰ کے میں نے ایک ماہ بعد اپنے اندر انقلابی تبدیلی محسوس کی۔

پوپ ایلف گال ہالینڈ کا سب سے بڑا پادری گذرا ہے روزے کے متعلق اپنے تجربات کچھ اس طرح بیان کرتا ہے کہ "میں اپنے روحانی پیروکاروں کو ہر ماہ تین روزے رکھنے کی تلقین کرتا ہوں۔ میرے مریض مسلسل مجھ پر زور دیتے ہیں کہ میں انہیں کچھ اور طریقہ بتاوں لیکن میں نے یہ اصول وضع کر لیا ہے کہ ان میں وہ مریض جو لا علاج ہیں ان کو تین روز کے نہیں بلکہ ایک مہینہ تک روزے رکھوائے جائیں۔ میں نے شوگر، دل کے امراض اور معدہ میں مبتلا مریضوں کو مستقل ایک مہینہ تک روزہ رکھوائے۔ شوگر کے مریضوں کی حالت بہتر ہوئی ان کی شوگر کنٹرول ہو گئی، دل کے مریضوں کی بے چینی اور سانس کا پھولنا کم ہو گیا سب سے زیادہ افاقہ معدہ کے مریضوں کو ہوا۔

فارما کولوجی کے ماہر ڈاکٹر لوتھر جیم نے روزے دار شخص کے معدے کی رطوبت لی اور پھر اس کا لیبارٹری ٹیسٹ کروایا اس میں انھوں نے محسوس کیا کہ وہ غذائی متعفن اجزاء (food particles septic) جس سے معدہ تیزی سے امراض قبول کرتا ہے بالکل ختم ہو جاتے ہیں ڈاکٹر لوتر کا کہنا ہے کہ روزہ جسم اور خاص طور معدے کے امراض میں صحت کی ضمانت ہے۔

مشہور ماہر نفسیات سگمنڈ نرائیڈ فاقہ اور روزے کا قائل تھا اس کا کہنا ہے کہ روزہ سے دماغی اور نفسیاتی امراض کا مکمل خاتمہ ہو جاتا ہے روزہ دار آدمی کا جسم مسلسل بیرونی دباو کو قبول کرنے کی صلاحیت پالیتا ہے روزہ دار کو جسمانی کھینچاو اور ذہنی تناو سے سامنا نہیں پڑتا۔

مغربی ماہرین سائنس، ماہرین طب اور ماہرین نفسیات نے مل کر اسلامی زندگی پر تحقیق اور ریسرچ کا نیا باب کھولا ہے کیونکہ مغرب موجودہ طرز زندگی سے تنگ ہے اور اس وقت سب سے زیادہ خود کشی، عصمت دری ،اغواء، قتل، انتقامی کاروائیاں، طلاقیں وغیرہ جیسے مہلک خطرناک اور دنیا کو تباہی کے گڑھے میں ڈالنے والے حادثات کی طرف یورپ اور مغربی معاشرہ گامزن ہے اب وہ اس دلدل سے نکلنا چاہتے ہیں وہ بخوبی سمجھنے لگے ہیں کہ ان تمام مسائل و مشکلات سے نجات کا واحد راستہ صرف اور صرف اسلام ہی ہے۔

مستشرقین اس وقت اسلامی تعلیمات کو کھنگال کر ان میں اپنے لئے اصلاحی راستے اور ترقی کی راہیں تلاش کر رہے ہیں آج یورپ پھر پھرا کر واپس اسلام کی طرف لوٹ رہا ہے اور ہم ہیں کہ یورپ کی تقلید میں اندھے دوڑے چلے جا رہے ہیں - روزہ کے بارے میں یورپی ماہرین آج بھی تحقیق کر رہے ہیں حتیٰ کی وہ اس بات کو تسلیم کر چکے ہیں کہ روزہ جہاں جسمانی زندگی کو نئی روح اور توانائی بخشتا ہے وہاں اس سے بے شمار معاشی پریشانیاں بھی دور ہوتی ہیں کیونکہ جب امراض کم ہوں گے تو ہسپتال بھی کم ہوں گے اور ہسپتال کا کم ہونا ہی معاشرہ کے پر سکون ہونے کی علامت ہے -

(تحریر: ڈاکٹر عاصم فاروق انصاری)

This document was created with Win2PDF available at http://www.daneprairie.com.
The unregistered version of Win2PDF is for evaluation or non-commercial use only.